زرد آری......زرد تقریر

تحریر: سہیل احمد لون

شاہد خان آفریدی کو اپنے کیریئر کے دوسرے ون ڈے میچ میں پہلی بار بیٹنگ کرنے کا موقع ملا تو انہوں نے سری لنکا کے باؤلرز کا ایسی گھن گرج کے ساتھ استقبال کیا کہ ان کی پہلی انٹرنیشنل اننگز 37 گیندوں میں سنچری بنانے کے عالمی ریکارڈ پر اختتام پزیر ہوئی۔ شاہد خان آفریدی کی گھن گرج کے ساتھ بیٹنگ کرنے کی عادت وصلاحیت کی وجہ سے ان کو بوم بوم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسری جانب مصباح الحق کی پہچان اور وجہ شہرت ان کی سست روی سے بیٹنگ کرنا ہے جس کی وجہ سے ان کو عرف عام میں ''ٹک ٹک'' بھی کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ مصباح نے ٹیسٹ میچ میں تیز ترین سنچری بنا کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ بھی تیز کھیلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں مگر ان کی عادت ان کی صلاحیت پر حاوی رہنے کی وجہ سے وہ ''ٹک ٹک'' کے خول سے باہر نہیں آسکے۔ عادت ایک فطری عمل ہے اور کوئی غیر فطری کام انسان کسی خاص وجہ کے بغیر نہیں کرتا۔ سیاست کے میدان میں اگر دیکھا جائے تو عمران خان، شیخ رشید، الطاف حسین اور خواجہ آصف ''عادت'' جیسے فطری عمل کے تحت اکثر گھن گرج والے بیانات دیتے رہتے ہیں۔ عمران خان کی یہ عادت ان کو فاسٹ باؤلر رہنے کی وجہ سے بنی ہے کیونکہ فطرتاً ایک فاسٹ باؤلر بہت جارحانہ رویے کا مالک ہوتا ہے جس کی ایک یادگار مثال عالمی کپ کے کوارٹر فائنل میں وہاب ریاض کا تاریخی سپل ہے جس نے کینگروز کو اچھل کود کرنے کی ہمت نہ کرنے دی۔ شیخ رشید اپنی اسی فطرت سے آج تک سیاسی میدان میں زندہ ہیں ورنہ بڑے بڑے میاؤں اور چوہدریوں سے متھا لگانے کے بعد ابھی تک شیروانی میں نہ ہوتا۔ الطاف حسین کی گھن گرج ان کی ''پیاس'' بجھنے کی مرہون منت ہوتی ہے۔ جب کڑوے شربت کا اثر کم ہوتا ہے تو وہ ''ہوش'' میں آنے کے بعد وہ سب سے پہلا کام اپنے گھن گرج والے بیان کی معافی کی صورت کرتے ہیں۔ کڑوا شربت پی کر کڑوا منہ سے نکلنا بھی ایک فطری عمل ہے لہذا عوام ان کو معاف کرنے میں اپنے فطری عمل یعنی معاف کرنے کی عادت بار بار دہراتے ہیں۔ خواجہ آصف جنہیں میاں برادرز کے دفاع میں گھن گرج کے بیانات دینے کی عادت بمعہ صلاحیت کی وجہ سے اب وزیر دفاع بھی بنایا گیا ہے اکثر فلور آف دی ہاؤس بھی اپنی عادت سے مجبور اپنی ''صلاحیت'' کا لوہا منواتے نظر آتے ہیں۔ گزشتہ کچھ مہینوں سے ڈاکٹر ذوالفقار مرزا بھی اپنے آپ کو بوم بوم ثابت کرنے میں کوشاں ہیں مگر شاید گھن گرج کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے ان کی صلاحیت پوری طرح سامنے نہ آئی۔ ویسے بھی غیر فطری عمل یعنی عادت سے ہٹ کر کچھ زیادہ دیر تک کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ سابق صدر پاکستان اور پیپلز پارٹی کے شریک چیئرپرسن آصف علی زرداری اور مصباح الحق میں چند چیزیں مشترک ہیں، دونوں میں جارحانہ پن کی عادت نہیں، دونوں اپنے ذاتی مفادات کو ترجیح دیتے ہیں یعنی اپنی باری اپنے انداز سے ہی لینی ہے چاہے ملک وقوم یا ٹیم کو اس سے فائدہ ہو نہ ہو، دونوں نے اپنی ٹیم یا سیاسی جماعت میں نئے قائدانہ صلاحیتوں کے مالک کھلاڑیوں یا سیاسیدانوں کو موقع نہیں دیا۔ مصباح نے ایک مرتبہ غیر فطری عمل یعنی عادت سے ہٹ کر تیز ترین ٹیسٹ سنچری بنا کر پاکستان کو ٹیسٹ میچ جتوا دیا۔ آصف علی زرداری نے گزشتہ دنوں اپنی عادت میسنے سٹائل سے ہٹ کر گھن گرج والا سٹائل اپنایا۔ فاٹا میں کھڑے ہو کر پاک فوج کے سربراہ سمیت

حساس اداروں کے اعلی عہدیداروں کو کھلے عام دھمکیاں دیں۔زرداری شاید یہ بھول گئے تھے کہ وہ جہاں کھڑے ہو کر گھن گرج رہے تھے وہاں کھڑے ہونا جن کی قربانیوں اور دلیری کی وجہ سے ہوا اسی ادارے کے سربراہان کو''اینٹ سے اینٹ بجا دینے'' کا پیغام اس بات کی تائید کرتا ہے کہ ان کی دماغی بیماری کے بارے میں جو''میڈیکل سرٹیفیکیٹ'' جاری ہوا تھا اس میں کسی حد تک صداقت ضرور ہے۔سابق صدر بوقت ضرورت اس سرٹیفیکیٹ کو ایک مرتبہ پھر اپنے دفاع میں استعمال کر سکتے ہیں۔''ایک زرادری سب پر بھاری'' کے نعرے لگانے والوں نے ٹھیک کہا تھا ایک زرداری نے سات برس میں پیپلز پارٹی کا سائز اتنا کم کر دیا جتنا ضیاع الحق گیارہ برس میں نہ کر سکا۔زرداری صاحب نے جہاں اپنے بزنس پروان چڑھائے ہیں اور جہاں قومی دولتیں لوٹ کر بھری ہیں ان ممالک میں اپنے حساس اداروں کو دھمکی دینا تو درکنار ان کے بارے میں میڈیا میں کوئی بات پبلش یا آن ائیر کرنا بھی قانوناً جرم تصور کیا جاتا ہے۔

بد قسمتی سے وطن عزیز میں (Moralities and ethics) صرف غریب عوام کے حصے میں آئی ہیں۔زرداری کی تقریر میں تکبر اور غرور کا عنصر کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔عوامی لیڈر ذوالفقار علی بھٹو نے بھی کہا تھا کہ میری کرسی میں بڑی طاقت ہے میرے بازو ابھی شل نہیں ہوئے اس کا تکبر ہی اسے لے ڈوبا،اور اس کی حمایت میں کوئی سڑکوں پر نہ نکلا۔ضیاء الحق نے 14 اگست 1988ء کو پرچم کشائی کی تقریب کے بعد اپنے خطاب میں کہا کہ''میں آئندہ پانچ انتخابات بھی غیر جماعتی کرواؤں گا''یعنی وہ پچیس برس تک مسلط ہونے کا اعلان کر رہا تھا مگر 72 گھنٹے میں وہ بھسم ہو گیا۔شیرنی کا دودھ پی کر پلنے والے شداد،اپنے آپ کو خدا سمجھنے والا فرعون اور خزانوں کا مالک قارون بھی ہمیشہ نہ رہے تو سب پر بھاری ہونے کا خمار لیے زرداری بھلا ہمیشہ کیسے رہے گا؟؟؟فیلڈ مارشل ایوب خان کے بعد جنرل آصف نواز جنجوعہ ایک تھرل کمانڈر تھا جو ملک دشمن عناصر کے زیر عتاب آ گیا۔اب جنرل راحیل شریف کو اللہ تعالی نے اس عزت سے نوازہ ہے کہ عوام کا اعتماد ان پر بحال ہے۔یہ بات ممکن ہے کہ کچھ سابقہ اعلی فوجی آفیسرز کسی نہ کسی طرح کسی کرپشن کا حصہ رہے ہوں اگر ان کی لسٹ زرداری صاحب کے پاس ہے تو اسے سامنے لائیں۔گزشتہ چند برسوں میں حساس اداروں میں کئی کورٹ مارشل ہو چکے ہیں مگر کسی سیاست دان کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا گیا۔قانون سب کے لیے مساوی ہے اور قانون کا تقاضا یہ ہے کہ انصاف ہوتا ہوا دکھائی دینا چاہیے۔آصف علی زرداری نے بوم بوم بننے کی کوشش میں جو غیر فطری عمل یعنی اپنی عادت سے ہٹ کر کام کیا ہے اس کی وجہ ان کے گرد تنگ ہوتا ہوا گھیرا ہے۔اب تک جو سب پر بھاری تھا اس سیاسی کھلاڑی کے پاؤں بھاری ہوتے نظر آ رہے ہیں اور یہ بعید نہیں کہ قوم چند ماہ میں ملٹری کورٹ میں کوئی خوش خبری سنے۔جہاں تک عادت اور صلاحیت کی بات ہے تو میاں صاحب میں بھی ایک عادت بمعہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ اپنا دور مکمل نہیں کرتے۔الطاف حسین اور آصف علی زرداری کے بعد میاں صاحب کی باری بھی متوقع ہے اور اگر آپ کو یاد ہو تو ملٹری کورٹس بننے پر سب سے زیادہ تحفظات آصف علی زرداری نے ہی ظاہر کیے تھے بلکہ انہوں نے تو میاں نواز شریف کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ ایک دن ہمیں ان ملٹری کورٹس میں میں پیش ہونا پڑے گا۔آصف علی زرداری جانتا تھا کہ اُس کے عمل کے ردِعمل کا وقت آ چکا ہے لیکن میاں نواز شریف اس سے بے خبر ہیں اور لطیفہ تو یہ بھی ہے کہ میاں شہباز شریف کا کہنا ہے کہ نون لیگ کی حکومت نے کوئی کرپشن نہیں کی۔نواز حکومت تو چل ہی''مشن اور کمیشن'' رہی ہے۔کچھ جرنیلوں سے اختلاف کا مطلب یہ نہیں کہ آپ افواج پاکستان کو اُس وقت

تنقید کانشانہ بنانا شروع کردیں جب وہ حالت جنگ میں ہیں۔اس وقت پاکستانی قوم کے پاس دو ہی آپشن ہیں افواج پاکستان یا پھر دہشگردی یعنی کے طالبان اور داعش وغیرہ سو فیصلہ سیاسی قائدین نے کرنا ہے کہ وہ پاکستانیوں کی حفاظت کی ذمہ داری کسے دیتے ہیں کیونکہ مہذب شہری اجنبی لشکروں کی حمایت نہیں کرتے وہ اپنی ریاستی فوج کے شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں ۔جس طرح اس وقت آرمی چیف راحیل شریف کے علاوہ پاکستانی عوام کسی کا اعتبار کرنے کیلئے تیار نہیں' اپنی غیر فطری تقریر کے دوران زرداری صاحب شاید آرمی چیف کی مقبولیت کے گراف کو دیکھنا بھول گئے تھے اور اب دن کا بھولا شام کو گھر آنا چاہتا ہے لیکن دیکھیں گھر والے دروازہ کھلتے ہیں یا نہیں ۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com